تقریر

تقریر برائے نونہالان
وقت 5-7 منٹ

آنحضورؐ کے دور کے مسلمان بچوں کے سنہری کارنامے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الفتح:31)

محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔

دنیا کو وہ دکھایا جو دیکھا نہ فلک نے
دنیا بدل کے رکھ دی وہ نظارہ ہے آپؐ کا

پیارے بچو! بچے قوم کے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بچوں کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ وہ قوم کے رہنما بنے جنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی گئی تربیت کے پیش نظر ایسے جانثار، وفادار اور ایمان دار لوگ پیدا کئے۔ جس کو دیکھ کر اور واقعات سن کر دل عش عش کرتا ہے۔

حضرت عثمانؓ بن العاص

آپؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت آپؓ کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ آپؓ نے اس کم سنی میں ہی اسلامی تعلیمات کا علم حاصل کر لیا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ”یہ لڑکا تفقہ فی الاسلام اور علم القرآن کا بڑا حریص ہے۔“

کم سنی کے باوجود علمی امتیاز کے باعث آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو بنی ثقیف کا امام مقرر فرمایا تھا۔

(تھذیب الناس)

حضرت سعدؓ بن زرارہ

آپؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ آپؓ کی علمیت کے بنو نجار کا نقیب مقرر فرمایا۔ آپؓ تمام نقیبوں سے سب سے چھوٹے تھے۔

(اسد الغابہ)

حضرت شداد اوسؓ

کم سنی کی عمر میں آپؓ بہت عابد و زاہد تھے، رات کو دیر تک عبادت میں مصروف رہتے۔ بسا اوقات عبادت کر چکنے پر بستر پر جاتے ہی دوبارہ عبادت کے لئے جائے نماز پر حاضر ہو جاتے۔

(اسد الغابہ)

حضرت علیؓ

آپؓ کے متعلق حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کَانَ مَا عَلِمْتُ صَائِمًا قَوَّامًا کہ جہاں تک مجھے علم ہے حضرت علیؓ بہت روزے دار اور عبادت گزار تھے۔

(ترمذی، کتاب المناقب)

آپؓ بچپن سے ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل عرفان میں شرکت کیا کرتے تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں ”میں جس طرح اونٹنی کا بچہ اُونٹنی کے پیچھے رہتا ہے اس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہتا ہوں۔“

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کے افراد کو دعوت پر بُلایا تو آپؐ نے تبلیغ اسلام کرنے کے بعد پوچھا کون ہے جو میرا مددگار و معاون ہو؟ تو حضرت علیؓ نے جن کی عمر 10 سال تھی۔ تینوں بار پوچھنے پر ہر دفعہ اپنا ہاتھ کھڑا کیا کہ میں آپ کا معین و مددگار ہوں۔

(طبری)

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ

آپؓ بچپن میں ہی عبادت گزار تھے۔ رکوع اتنا لمبا کرتے کہ سورۃ البقرہ پڑھی جاسکے اور سجدے میں اس قدر محویت طاری ہوتی تھی کہ چڑیاں آپؓ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتی تھیں۔

(ابن اثیر)

حضرت انسؓ

خادم رسولؐ حضرت انسؓ جب 8-10 سال کے تھے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا۔ جب وہ کام کرکے آئے تو گھر جانے میں دیر ہو چکی تھی۔ والدہ نے تاخیر کی وجہ پوچھی تو آپؓ نے والدہ سے کہا کہ حضورؐ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ والدہ نے اس خیال سے کہ کہیں بہانہ نہ ہو کام کی نوعیت پوچھی تو حضرت انسؓ نے فرمایا۔ والدہ! وہ ایک خفیہ بات تھی۔ خاکسار آپ کو نہیں بتا سکتا۔ یہ سن کر والدہ نے بھی بطور نصیحت تاکیداً کہا کہ بیٹا! پھر کسی اور سے بھی ہرگز ذکر نہ کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ

ایک روز قریش کو قرآن کریم کے سنانے کا پروگرام بنا اور اس مشکل کام کو سرانجام دینے کے لئے سوچا جا رہا تھا کہ کون یہ خطرناک مگر اہم کام سرانجام دے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ جو حافظ قرآن تھے نے فوراً اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ کئی صحابہ نے مخالفت کی یہ ابھی بچہ ہے اور ناموزوں ہے کوئی ایسا ہو جو اپنے خاندان کے لحاظ سے ایک مقام رکھتا ہو۔ مگر اگلے روز آپ نے خود ہی قریش کی محفل میں جاکر قرآن سنانا شروع کر دیا۔ تمام مجمع مشتعل ہو گیا اور آپ کو مارنا شروع کر دیا حتی کہ چہرہ متورم ہو گیا اور آپ نے مسلسل قرآن کو جاری رکھا۔ جب واپس آئے تو صحابہ نے کہا کہ یہی ڈر تھا جس کی وجہ سے تمہیں روکتے تھے۔ آپ نے پھر کہا کہ اگر کہو تو کل پھر جاکر سناؤں۔

(اسد الغابہ)

حضرت سلمہؓ بن اکوع

ایک دفعہ چند کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کرکے اونٹ لے کر چل دیئے۔ اتفاق سے ایک ننھے بچے سلمہؓ کی نظر پڑ گئی۔ آپ فوراً پہاڑ پر چڑھ کر مسلمانوں کو پکارنے لگے۔ آپ 12 سال کے تھے۔ بہت تیز رفتار بھاگتے تھے۔ آپ نے اکیلے ہی ڈاکوؤں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ لوگوں نے آپ کو پکڑنے کی کوشش کی۔ آپؓ نے بلند آواز سے کہا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے کوئی مجھے پکڑنا چاہے تو ہرگز نہیں پکڑ سکتا البتہ میں تم کو پکڑ سکتا ہوں۔ اس طرح آپ نے ڈاکوؤں کو باتوں میں لگائے رکھا اور اس اثناء میں مسلمان وہاں پہنچ گئے اور اونٹ واگزار کروالئے۔

حضرت سہلؓ و سہیلؓ

ہجرت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ آمد پر ہر شخص کی خواہش تھی کہ حضورؐ کا قیام اس کے گھر میں ہو مگر آپؐ کی اونٹنی دو کم سن خوش نصیب یتیم بچوں کی زمین میں جاکر بیٹھ گئی۔ یہ سعادت ان بچوں کے حصہ میں آئی۔

(بخاری)

حضرت اسماء اور حضرت ابو سعید خدریؓ

خادم رسولؐ حضرت اسماء کی عمر 13 سال کی تھی جب وہ میدان جنگ میں حضورؐ کے ساتھ شریک ہوئے اور حضرت ابو سعید خدریؓ کی عمر بھی یہی تھی جب حضورؐ نے انہیں جنگ میں شامل ہونے کے لئے نہ چُنا تو آپ کے والد نے اپنے اس کمسن بچے کا ہاتھ پکڑ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا کہ دیکھیں حضور! پورے مرد کا ہاتھ ہے۔

(بخاری)

اسی طرح جنگ بدر میں ایک بہت ہی کمسن بچہ (برادر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص) بھی لشکر کی تیاری کے وقت اس ڈر سے کہ کہیں ان کو نکال نہ دیا جائے۔ لشکر کے پیچھے چھپ گئے۔ جب آپ کو واپسی کا حکم ملا تو وہ بہت روئے اور چلائے چنانچہ حضورؐ نے ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر لشکر میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔

چنانچہ آپ کو جب تیار کیا گیا تو تلوار اس کمسن سپاہی سے بڑی تھی۔ آپ شامل ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت معوذؓ اور معاذؓ

جنگ بدر میں دو ننھے بچوں نے ابو جہل کی شناخت کروا کر دیکھتے ہی دیکھتے آناً فاناً قتل کر دیا۔ دشمن خدا ابو جہل نے مرتے ہوئے بڑی حسرت سے کہا کہ میں کمسن لڑکوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

(بخاری، کتاب المغازی)

حضرت رافعؓ

جنگ احد میں حضورؐ نے لشکر کی تیاری کے وقت رافع نوخیز بہادر بچے کو چُنا۔ یہ دیکھ کر ایک اور نوخیز نوجوان نے آگے بڑھ کر حضورؐ سے عرض کی کہ یارسول اللہ! دونوں میں کشتی میں مقابلہ کروالیں۔ اگر میں نے رافع کو پچھاڑ لیا تو پھر مجھے بھی شامل کر لیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس لڑکے کو بھی شمولیت کی اجازت مل گئی۔

(ابن ھشام)

حضرت جابرؓ

سات یتیم بہنوں کے بھائی جابرؓ نے بھی حضورؐ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر جھک کر اس قدر عاجزی کے ساتھ جنگ میں شمولیت کے لئے درخواست کی کہ حضورؐ نے ان کو جنگ میں شمولیت کی اجازت دے دی۔

حضرت زیدؓ بن ثابت

حضرت زیدؓ بن ثابت نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کرتے ہی قرآن شریف نہ صرف پڑھنا شروع کر دیا بلکہ حفظ کرنے کا بھی آغاز کر دیا اور ہجرت مدینہ کے وقت 17 سورتیں حفظ کر چکے تھے۔ آپؓ کی ذہانت اور یادداشت کے پیش نظر حضورؐ نے فرمایا کہ "میرے پاس سریانی اور عبرانی زبان میں بھی خط آتے ہیں اور یہ زبانیں سوائے یہودیوں کے کوئی اور نہیں جانتا اس لئے تم یہ زبانیں سیکھ لو تا خطوط کا جواب بھی دیا جاسکے۔" چنانچہ آپؓ نے بہت محنت اور اسی قدر شوق سے یہ زبانیں سیکھیں کہ 15 ہی روز میں خطوط پڑھنے اور ان کے جواب لکھنے پر قادر ہو گئے۔

(مسند احمد)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(نوٹ: اِس تقریر کی تیاری میں لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع شدہ کتاب "حضرت رسول کریمؐ اور بچے" سے استفادہ کیا گیا ہے۔)

✡✡✡✡